مراسلات

محترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آج رات حسنِ اتفاق سے رسالہ "فکر ونظر" نظر سے گزرا۔ روحانی مسرت ہوئی۔ شکر ہے کہ اسلام آباد سے ایک ایسا علمی اور دینی ماہنامہ شائع ہوتا ہے جو دنیا کے دوسرے علمی رسالوں سے ہر لحاظ سے بھی بہتر ہے، میں نے مارچ ۱۹۷۱ء کا رسالہ پڑھا۔ تینوں مقالے نہایت تحقیق وکاوش سے لکھے گئے ہیں۔ "رسالہ فتوتیہ" بہت پسند آیا۔ ابن الہیثم کے حالات وغیرہ بھی معلومات سے پُر ہیں، اگرچہ ان پر اس سے پہلے بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ خود راقم الحروف نے ابن الہیثم پر ایک پشتو مجلّہ کے لئے پشتو میں ایک مقالہ لکھا ہے۔ جو کئی برس ہوئے شائع ہو چکا ہے۔ لیکن میرے اِن چند سطور کے عرض کرنے کا باعث شمارہ ہذا میں "انتقاد" کے صفحات کا مطالعہ ہے۔

فاضل تنقید نگار نے مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی اور ان کے جذبۂ جہاد اور اس میں شرکت کو مشکوک بنا دیا ہے۔ یہ ان کی چشم پوشی ہے۔ خوش قسمتی سے راقم اسی مکتبِ فکر کا ایک ادنیٰ خوشہ چین ہے۔ نیاز مند حضرت مولانا معین الدین اجمیری کے آخری زمانے کا شاگرد ہے۔ حضرت مولاناؒ جناب حکیم برکات احمد صاحب ٹونکی، اور آپ براہِ راست جناب مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی کے شاگرد ہیں، جو مولانا کے قابلِ فخر بیٹے ہیں۔

حضرت حکیم صاحب قبلہ کی خدمت میں راقم بھی حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے سالہا سال فضل حق صاحب کے لائق بیٹے کے حلقۂ درس میں گزارے تھے، اور جو کچھ غدر (جنگِ آزادی) میں ان پر گزرا تھا۔ وہ سب اگرچہ ان کا چشم دید نہ تھا۔ لیکن براہِ راست ان کے جانشین اور قابل بیٹے سے سُنا تھا۔ اور دونوں نے اسے قلم بند بھی کیا۔ وہی کچھ ہم نے بھی اپنے اساتذہ کرام

سے سُنا۔

اس کے علاوہ مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی کا مقدمہ بھی محفوظ ہے۔ اور جو فردِ جرم ان پر عائد ہوئی تھی اس پر تو ان کی قبر شریف شاہد عادل ہے جو جزائرِ سراندیپ میں ہے اور جب مولانا عبدالحق صاحب کو وہاں جانے کی اجازت مل گئی اور وہ تشریف لے گئے تو اسی دن ان کا انتقال ہو گیا تھا اور خود اُنہوں نے ہی "سپردِ خدا" کیا تھا۔

پھر ان کے دو عدد رسالے "غدریہ" جو راقم کے پاس بھی قلمی موجود ہیں، اور مرحوم رئیس احمد جعفری نے شائع بھی کئے ہیں، وہ ناقد صاحب کے خیال میں کس کے لکھے ہوئے ہیں۔

دلیل بھی عجیب ہے کہ چونکہ موصوف ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں تھے، اس لئے ان کی مخالفت کا تصور ہی وہ نہیں کر سکتے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ملازمت میں دین و اسلام اور اعتقادات بھی ملازم ہوتے ہیں؟

کل کو اگر کوئی دوسرے صاحب تحقیقی مقالہ لکھیں اور یہ تحقیق کریں کہ ۱۹۲۳ء میں دارالخیر اجمیر شریف میں انگریزوں اور ہندوؤں کے خلاف جس نے "جہاد" کرنے کا فتویٰ دیا تھا، وہ مولانا معین الدین صاحب اجمیری نہیں تھے، معین الدین کابلی تھے جنہیں سزائے موت دی گئی تھی۔ تو کیا سمجھا جائے گا۔

اسی طرح ناقد صاحب نے اس بات سے بھی انکار کیا ہے کہ مولانا ابوالکلام صاحب کے والد صاحب مولانا فضل امام صاحب کے شاگرد تھے۔ خود مولانا ابوالکلام تو لکھتے ہیں کہ ان کے والد بزرگوار مولانا موصوف کے شاگرد تھے۔ اور ڈاکٹر صاحب انکار کرتے ہیں۔

بہرکیف ماہنامہ واقعی علمی اور دینی ماہنامہ ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بھی شایانِ شان ہے۔ اللہ پاک اس کی موجودہ حیثیت برقرار رکھے۔ آمین!

محمد اسرائیل سان اللہ لہٗ

پشتو اکیڈمی۔ یونیورسٹی آف پشاور

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی۔ اسلام آباد

محمد طفیل

مخطوط نمبر ۴۹ داخلہ نمبر ۳۷۹۵

نام کتاب ارشاد القراء والکاتبین الی معرفتہ رسم الکتاب المبین ۔

فن تجوید و رسم المصاحف ۔

تقطیع $\frac{9 \times 6\frac{1}{2}}{7 \times 4}$ ۔ سطر فی صفحہ ۲۳ ۔ حجم ۱۶۲ اوراق

مصنف ابو عید رضوان بن محمد بن سلیمان المخلاتی المتوفی ۱۳۱۱ھ ۔ تالیف ۹ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ

کاتب حسن بن الشیخ الحسن بدیر الجریسی ۔ کتابت ۵ رجمادی الاولی ۱۳۰۰ھ

کاغذ دستی مصری ۔ سیاہی معمولی صمغ دودی ۔ عنوانات سرخ اور نیلے ۔

خط نسخ بقدر مایقراء ۔ زبان عربی نثر ۔

اس کتاب کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ الذی رسم فی صحائف الاوقات خطوط لطائف الاتحاف، و رقم فی صفحات الاناٰت حظوظ المعارف بحسن الاسعاف، وقسم الفضل بمرسوم العدل بین الانام، ووسم مقنع التنزیل بمعدن اسرار الحکم و بدائع الاحکام ۔

اور آخری الفاظ اس طرح مرقوم ہیں:

و الحمد للہ علی مایولیہ حمداً کثیرا طیبا مبارکا فیہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد المبعوث بشیراً و نذیرا وعلی آلہ واصحابہ وذریتہ وآل بیتہ وسلم تسلیما کثیراً ۔

قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے مسلمانوں نے جو بہت سے علوم ایجاد کئے ۔ ان میں علم تجوید اور علم رسم المصحف کو بہت اہمیت حاصل ہے ۔ علم تجوید کے ذریعہ قرآنی الفاظ کی صوتی حفاظت کی جاتی ہے ۔ اور

علم رسم المصحف سے قرآن مجید کے الفاظ کی صوری حفاظت مقصود ہوتی ہے۔ زیرِ نظر مخطوطہ "کتاب ارشاد القراء والکاتبین الی معرفۃ رسم الکتاب المبین" میں ان دونوں علوم سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ کو کس طرح سے لکھا جائے۔ اور ان کا تلفظ کیسے کیا جائے۔

اس کتاب کے مصنف مصر کے ایک مشہور قاری ہیں جن کا نام ابو عید رضوان بن محمد بن سلیمان المخلاتی ہے۔ المخلاتی کی نسبت انھوں نے اپنے دادا سے وراثۃ پائی۔ اسی لئے المخلاتی کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کے حالاتِ زندگی تفصیل کے ساتھ تذکرے کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ خیر الدین زرکلی نے اعلام ج ۳ ص ۵۳ (قاہرہ ۱۳۷۳ھ) میں ان کا سن وفات ۱۳۱۱ھ بتایا ہے۔ فہرس الخزانۃ التیموریۃ ج ۳ ص ۱۱۱ اور معجم المؤلفین ج ۴ ص ۱۶۵ (طبع دمشق ۱۳۷۷ھ) میں جمعہ ۱۵ جمادی الاولیٰ ان کا یوم وفات ذکر کیا گیا ہے۔ سن وفات ۱۳۱۱ھ پر تمام تذکرہ نگار متفق ہیں۔ مذکور تینوں تذکرہ نویسوں نے ان کی مندرجہ ذیل چار کتابوں کا ذکر بھی کیا ہے۔

۱۔ فتح المقفلات لما تضمنہ نظم الحرز والدرۃ من القراءات فی القرأت العشر

۲۔ شفاء الصدور بذکر قرأت الائمۃ السبعۃ البدور

۳۔ القول الوجیز فی فواصل الکتاب العزیز

۴۔ ارشاد القراء والکاتبین الی معرفۃ رسم الکتاب المبین۔

فہرس الخزانۃ التیموریۃ (قاہرہ ۱۹۴۵ء) کے مصنف نے مندرجہ بالا کتب کے نام قاہرہ کے "المکتبۃ البلدیۃ" کی فہرست سے نقل کئے ہیں۔ اعلام کی اطلاع کے مطابق مذکورہ بالا چاروں کتابیں تا حال طبع نہیں ہوئی ہیں۔

زیرِ نظر نسخہ مکمل ہے۔ اچھی حالت میں ہے۔ اسے دوسرے نسخوں سے مقابلہ کر کے طبع کیا جا سکتا ہے۔